بسم اللہ الرحمن الرحیم

105: باب64-اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے سامنے سفارشی کے طور پر پیش کرنا گستاخی اور انتہائی حماقت ہے۔

[(سنن أبي داود:4726)]

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"باب لا يستشفع بالله على خلقه" (کہ اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے سامنے سفارشی کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے)۔

اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے سامنے سفارشی کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے اس کا حکم کیا ہے؟

دیکھیں سفارش اچھی چیز ہے اگر اچھے کام کے لیے ہو۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں اور سفارش دو قسم کی ہوتی ہے۔ اچھے کاموں میں اور بُرے کاموں میں، اچھے کاموں میں سفارش اچھی ہوتی ہے اور بُرے کاموں میں بُری ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدۃ:2)(اچھے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو(اور سفارش بھی مدد کا ایک حصہ ہے مدد کی ایک قسم ہے)اور بُرے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو(یعنی سفارش بھی نہ کرو))۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اچھی شفاعت کرتا ہے اسے اچھا بدلہ ملتا ہے اور جو بُری شفاعت کرتا ہے اسے بُرا بدلہ ملتا ہے، لیکن شفاعت کی ایک انوکھی قسم ہے عجیب سی قسم ہے! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے شفیع ہیں اور شفاعت کریں گے، مومنوں کی شفاعت کریں گے، متقین کی شفاعت کریں گے، بدکاروں کی شفاعت کریں گے لیکن مشرکین کی شفاعت نہیں کریں گے کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے یہ مسلمات ہیں کیونکہ شفاعت کی دو شرطیں ہیں:

1۔اللہ تعالیٰ کی اجازت۔

2۔اللہ تعالیٰ کی رضا۔

تو پہلے اللہ تعالیٰ کی اجازت ہو گی اور پھر اللہ تعالیٰ راضی ہو گا شافع اور مشفوع پر تب جا کر اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرے گا لیکن ایک عجیب قسم کی ایک انوکھی شفاعت کی قسم یہ ہے جس کا شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر ذکر کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق کے لیے شفارشی بنادے کہ آپ میرا کام کر دیں اللہ تعالیٰ میرا سفارشی ہے۔ ارے کام مخلوق سے کروا رہے ہو اور سفارشی اللہ تعالیٰ کی ذات کو بنا رہے ہو یہ عجب بات ہے!

تو اس مفہوم کے متعلق شیخ صاحب رحمہ اللہ نے یہ باب باندھا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"عن جبير بن مطعم رضي الله عنه قال: جاء أعرابي" (سیدنا جبیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی (ایک بدو) آیا)۔ وہاں پر عابد تھا یہاں پر اعرابی ہے ذرا غور کریں، پچھلی حدیث میں وہ بھی جاہل تھا یہ بھی جاہل ہے۔ "قال: جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک اعرابی آیا) "فقال: يا رسول الله" (اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "نهكت الأنفس وجاع العيال" (جانیں ضائع ہو رہی ہیں (یا ضائع ہو چکی ہیں) اور بچے بھوکے ہیں) "وهلكت الأموال" (اور مال ہلاک ہو گیا) "فاستسق لنا ربك" (تو اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں)۔ یہاں تک تو ٹھیک ہے آگے دیکھیں۔ "فإنا نستشفع بالله عليك" (ہم اللہ تعالیٰ کو آپ کے پاس سفارشی پیش کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے سفارشی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ ہمارا سفارشی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ سفارشی ہے۔ "وبك عن الله" (اور آپ کو سفارشی بناتے ہیں بطور شفیع (سفارشی) پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے)۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمارا سفارشی ہے آپ کے لیے اور آپ ہمارے سفارشی ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے۔

"فقال النبي صلى الله عليه وسلم" (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ" (سبحان اللہ، سبحان اللہ (تسبیح پڑھتے رہے))۔ سبحان اللہ کا کیا معنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے یہ کہتے رہے۔ "فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ" (تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسبیح پڑھتے رہے (جواب نہیں دیا) تسبیح بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام کے چہروں سے پتہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات اچھی نہ لگی ہے) "ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "وَيْحَكَ" (تجھ پر افسوس!) "أَتَدْرِي مَا اللَّهُ؟" (کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کون ہے اللہ تعالیٰ کیا ہے؟)۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا کیا مقام ہے اور کیا شان ہے کیا تم جانتے ہو؟ "إِنَّ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ" (اللہ تعالیٰ کی شان

اس سے کئی بلند اور اعلیٰ ہے)''**إِنَّهُ لا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ**''(اللہ تعالیٰ کو کسی کے سامنے سفارشی کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا ہے)۔وذکر الحدیث،اور یہ حدیث داود میں ہے حدیث نمبر 4726۔

پہلی بات یہ ہے کہ یہ حدیث جو ہے اسے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف فرمایا کہ ضعیف حدیث ہے۔ تو سند کے اعتبار سے حدیث ضعیف ہے۔

اگر ضعیف ہے تو پھر شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کیوں کیا اس کتاب میں ؟

میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ ہے کہ بعض ضعیف احادیث کا جن کا شیخ صاحب نے ذکر کیا ہے وہ ضعیف احادیث یا تو شیخ صاحب نے نزدیک صحیح تھیں سند کے اعتبار سے کیونکہ حدیث موضوع نہیں ہے موضوع اور ضعیف میں فرق ہے ضعیف موضوع کا ایک حصہ ہے اور ہر ضعیف حدیث موضوع نہیں ہوتی یاد رکھیں لیکن ہر موضوع حدیث ضعیف ضرور ہوتی ہے کیونکہ موضوع حدیث میں کذاب راوی ہوتا ہے اور وہ حدیث کسی صورت میں صحیح ہو نہیں سکتی لیکن ضعیف حدیث ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر دوسری روایات کو ملا کر وہ منجبر ہو جاتی ہے اس کا جو ضعف جو ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ شیخ صاحب رحمہ اللہ کی اپنی تحقیق تھی اور تحقیق میں غلطی ہو سکتی ہے انسان سے لیکن ان کے نزدیک یہ حدیث صحیح تھی اس لیے انہوں نے اس حدیث کو بیان کر دیا اس باب میں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث کا مفہوم صحیح ہے کہ کوئی شخص بھی تصور نہیں کر سکتا کہ آپ ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کو کسی مخلوق کا سفارشی بنا دیں اگرچہ یہ مخلوق اللہ کا پیارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہ ہو اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب منع فرمایا ہے اس کی تاکید کی ہے کہ یہ بات جو ہے بالکل غلط ہے اور کوئی بھی مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اس طریقے سے سفارشی بنائے گا۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔زندہ، حاضر اور قادر لوگوں سے دعا کروانا جائز ہے اور یہ جائز وسیلے کی ایک قسم ہے۔ زندہ، حاضر اور قادر لوگوں سے مدد مانگنا، اُن سے دعا کی طلب کرنا جائز ہے اور یہ شرعی وسیلے کی ایک قسم ہے۔

2۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ذات سے بارش طلب کرنا شرک ہے جائز نہیں ہے۔

3۔ دعا کی مشروعیت اور اس کے نفع کا ثابت ہونا کہ اللہ تعالیٰ نے دعا مشروع کی ہے دعا نہ مشروع ہوتی تو ہم دعا کیسے کرتے تھے پھر بدعت ہوتی ہے نا، تو دعا کی اجازت ہے تو ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اور پھر دعا کا نفع بھی ہوتا ہے فائدہ بھی ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے۔

4۔ جہالت کے نقصان کا ثبوت کہ جہالت بڑی خطرناک چیز ہے اور نقصان اور ہلاکت کا باعث بنتی ہے۔

5۔ بُرائی کو روکنا فرض ہے، یہاں پر جب اُن سے غلطی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً بُرائی سے روکا کہ تم غلط کہہ رہے ہو ایسے نہیں کہنا چاہیے، تو برائی سے روکنا فرض ہے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کو ہر نقص اور عیب سے پاک کرنا بھی فرض ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار فرمایا سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

7۔ اللہ تعالیٰ کو بطور سفارشی پیش کرنا حرام ہے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (105۔ کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio